علمی مضامین سلسلہ نمبر ۱۸

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید کی جانب سے محدث ،فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جو تا حال طبع نہیں ہو سکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کردیا جائے، اِسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

نصاب کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ کا ایک اہم مکتوب

فقیر والی ضلع بہاولنگر کے مولانا فضل محمد صاحب کے ایک سوال کے جواب میں

﴿ مؤرخ ملت حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ ﴾

حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی !

کئی روز ہوئے گرامی نامہ صادر ہوا تھا، احقر اپنی کاہلی یا مشغولیت کے باعث جواب نہیں دے سکا اس تاخیر کو معاف فرمادیں۔

فسادات کی بناء پر اپنے احباب، بزرگوں اور رُفقاءِ کرام کی طرف سے تشویش رہتی ہے خدا کرے آپ سب حضرات بہمہ وجوہ بعافیت ہوں۔

آپ معاف فرمادیں آپ کو غلط فہمی ہوئی، احقر نصاب کے بارے میں مبصر کبھی بھی نہیں تھا۔ اب تو چند سال سے جیل خانہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کی اور باہر آیا تو دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماءِ ہند میں

محرری کی خدمت انجام دے رہا ہوں جو لفظ ''نظامت'' کی ''عملی حقیقت'' ہے، ایسی حالت میں احقر کا کچھ لکھنا نابلد کی تحریر ہوگی مگر ارشادِ گرامی کی تعمیل بھی ضروری معلوم ہوتی ہے لہٰذا سب سے پہلے احقر یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ تبدیلِ نصاب کے بارے میں احقر کچھ زیادہ روشن خیال نہیں واقع ہوا بلکہ بڑی حد تک احقر مقلد ہے، موجودہ نصاب میں کچھ تبدیلی کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اور احقر ضروری سمجھتا ہے مگر وہ تبدیلی صرف جزوی ترمیم ہے تنسیخ نہیں۔

پرائمری اور ابتدائی درجات میں تو احقر کی یہ خواہش ہے کہ ان کا نقشہ وہی ہو جو سرکاری پرائمری سکولوں کا ہوتا ہے البتہ اس میں مذہبیات کا اضافہ آپ کر دیں مگر وہ نہایت سہل ہو کہ بچے بآسانی اس کو برداشت کرلیں، اس طرح کسی مسلمان کو اس کا موقع نہ رہے گا کہ وہ آپ کے مدرسہ میں اپنے بچے کو نہ بھیجے۔

وہ پرائمری تعلیم جو پرائمری سکول میں دی جاتی ہے آپ کے ہاں بھی دی جائے گی اس پر قرآنِ حکیم اور دینیات کا اضافہ ہو جائے گا، گورنمنٹ بھی آپ کے بچے کو جبری تعلیم سے مستثنٰی کر سکتی ہے اور آپ کے یہاں پڑھنے والے بچے مقدمات کی دست برد سے محفوظ رہیں گے لیکن درجاتِ حفظ بالکل علیحدہ ہوں اور تا اختتامِ حفظ بچے کے دماغ کو منتشر نہ کیا جائے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد بچے کو فارسی یا عربی کی طرف متوجہ کرایا جائے

ایک خیال یہ ہے کہ فارسی صرف زبان کی تعلیم بیکار ہے

عربی کی ابتدائی کتابیں اُردو میں ہونی چاہئیں

فارسی صرف اُن کو پڑھائی جائے جو اِس زبان کو حاصل کرنا چاہیں مطلب یہ ہے کہ فارسی زبان عربی کا ذریعہ تعلیم نہ رہے بلکہ انگریزی زبان کی طرح علیحدہ زبان قرار دیا جائے اور صرف اُن کو پڑھائی جائے جو اِس زبان کو سیکھنا چاہتے ہیں۔

عربی زبان کے لیے اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے ؟ یہ خیال درست ہے !

مگر احقر کے خیال میں اب تک جو کتابیں اُردو میں لکھی گئی ہیں اُن سے عربی تعلیم میں اور طوالت ہوجاتی ہے لہٰذا اگر علم الصیغہ اور نحو میر کا ترجمہ اُردو میں ہو جائے تو احقر کے خیال میں وہ بہتر اور مختصر رہے گا۔

عربی درجات کے نصاب میں اس قدر ترمیم تو ضروری ہے کہ ''منطق اور فلسفہ جو علومِ الٰہیہ'' ہیں متون پڑھا کر نفسِ مسئلہ کی تعلیم اور اُس کی تمرین پر زور دیا جائے، شروح کی طوالت کو حذف کر دیا جائے البتہ متون میں بعض مناسب اضافہ کر دیا جائے مثلاً معانی میں مختصر المعانی حذف کر کے تلخیص المفتاح کے بعد معانی کی کوئی اور کتاب پڑھائی جائے (اس کے متعلق مولانا عبدالحق صاحب مدنی [1] مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد سے استصواب کیا جائے)۔

''نحو'' اور ''ادب'' کی تعلیم کا طرز کیا ہو، پہلے ادب ہو یا پہلے نحو وصرف ؟ اس مسئلہ میں آپ مولانا معراج الحق صاحب [2] اُستاذ دارالعلوم دیو بند ضلع سہارنپور سے مشورہ فرمائیے۔

''فنونِ آلیہ'' کے سلسلہ میں ''جغرافیہ اور تاریخ'' کا اضافہ از بس ضروری ہے کچھ کتب تاریخ وجغرافیہ کا اُن کو مطالعہ کرایا جائے، مطالعہ کی بہتر صورت یہ ہے کہ چند طلبہ کی چھوٹی سی جماعت بنا کر ہدایت کی جائے کہ ایک صاحب کتاب پڑھیں دوسرے سنتے رہیں، اس طرح کتابوں کا مطالعہ کرایا جائے اور ہر کتاب کے ختم پر اُس کا امتحان لے کر دوسری کتاب کے مطالعہ کی فرمائش کی جائے۔

رسولِ کریم، قصص القرآن، سیرۃ النبی، الفاروق، شاندار ماضی وغیرہ کا مطالعہ اسی طرح کرایا جائے۔

علومِ مقصودہ کے نصاب میں جو کتابیں ہیں اُن میں کمی کی شکایت ہے یعنی ضرورت سے بہت کم ہیں زیادتی کی شکایت نہیں لہٰذا احقر کے خیال میں کم کرنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا صرف یہ کہ ''کنزالدقائق اور شرح وقایہ'' کے بجائے ''شرح نقایہ'' مکمل طور پر پڑھائی جائے۔

---

[1] نانا حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب، مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور

[2] صدر مدرس دارُالعلوم دیوبند و ماموں حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ، بانی جامعہ مدنیہ جدید وقدیم

''الفوز الکبیر اور نخبۃ الفکر'' کی تعلیم لازمی ہے اور ''الاتقان فی علوم القرآن'' کے بھی کچھ حصے داخل درس ہونے چاہئیں۔ خیر الاصول کے مطالعہ کا احقر کو شرف حاصل نہیں ہوا۔

''درستی اخلاق'' کے بارے میں احقر کا خیال ہوا کرتا ہے کہ طلبہ کی مختلف جماعتیں کر کے ایک ایک جماعت کو ایک ایک اُستاد کے حوالہ کر دیا جائے جو چوبیس گھنٹے ان کی نگرانی رکھے۔

باہمی اختلاط و مربیانہ معاشرت سے ان کی تربیت کرتا رہے، ایسے مدرس اگر میسر آجائیں تو ان کی تلاش کرنی ضروری ہے اور ان کی تنخواہوں میں بخل اور بے جا کفایت شعاری سے کام نہ لیا جائے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کی کتابوں اور اس قسم کی درسی کتابوں کے متعلق احقر کی رائے تو یہ ہے کہ ان کے لیے مستقل درجات تکمیل ہوں جن میں انگریزی، ہندی وغیرہ کی تعلیم بھی ہو اور تبلیغ وغیرہ کی عملی مشق بھی ہو، زمانہ درس میں تبلیغ کی عملی مشق مناسب نہیں۔

احقر نمبر ۷ کا ضمناً اور صراحۃً جواب دے چکا ہے اگر موقع مل سکا تو ''اربعین'' مصنفہ حضرت مولانا سیّد فخر الدین احمد صاحب اور رسالہ ''ہمارے پیغمبر'' کے نمونے احقر بھیجے گا، اگر مناسب سمجھیں تو ابتدائی تعلیم کے سلسلۂ دینیات میں داخل فرمالیں۔

والسلام

محمد میاں

مؤرخہ ۲۳ ؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ/ مطابق ۱۷؍اپریل ۱۹۴۷ء

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جاسکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat